میسیڈونیا (Macedonia) سے آنے والے وفد کی ملاقات

سب سے قبل میسیڈونیا (Macedonia) سے آنے والے وفد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

میسیڈونیا سے امسال جلسہ جرمنی پر 55 افراد کا وفد قریباً دوہزار کلومیٹر کا فاصلہ 35 گھنٹوں میں طے کر کے پہنچا۔

اس وفد میں 28 عیسائی دوست، 10 غیر احمدی مسلمان اور 17 احمدی احباب تھے۔

امسال میسیڈونیا کے ایک مقامی ٹی وی کے دو صحافی اور ایک کیمرہ مین بھی شامل ہوئے۔ تینوں دن وہ مختلف پروگراموں کی ریکارڈنگ کرتے رہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ واپس جا کر اپنے ٹی وی پر یہ پروگرامز دکھائیں گے۔ موصوف نے بتایا کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونا اور خلیفۃ المسیح سے ملنا میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔ جلسہ سالانہ کے پروگراموں نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔

اس وفد میں سے جلسہ کے آخری دن 9 افراد نے بیعت بھی کی۔

☆ **ایک خاتون جس کا تعلق میڈیا سے تھا اس نے سوال** کیا کہ کیا خلیفۃ المسیح جلسہ کے تمام انتظامات سے مطمئن ہیں اور جو تعداد جلسہ میں شامل ہوئی ہے کیا وہ آپ کی توقعات کے مطابق ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو ترقی کرنے والی قومیں ہوتی ہیں وہ بہتر سے بہتر کی تلاش میں رہتی ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اس سٹیج پر پہنچ گئے ہیں کہ ہم نے سب کچھ حاصل کرلیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے جلسہ کے منتظمین کو ہدایت کی ہوئی ہے کہ وہ ریڈ بک بنائیں اور جلسہ کے انتظامات میں جو بھی کمیاں رہ گئی ہوں ان کا اندراج اس ریڈ بک میں ہو تا کہ آئندہ سال ان کمیوں پر قابو پایا جائے اور ان کا اعادہ نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب کل بجلی کے انتظام میں خرابی ہوئی۔ جس کی وجہ سے آواز صحیح نہیں پہنچ رہی تھی۔ تو میں کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ میں انتظامات سے مطمئن ہوگیا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض دفع عورتوں کی طرف سے بچوں کی سہولیات میں کمی ہوجاتی ہے۔ اس کی اطلاع آتی ہے۔ مجھے تو بہت سے لکھنے والے احباب لکھ کر بتا دیتے ہیں۔ اب جلسہ ختم ہوا ہے تو جہاں جہاں کوئی کمی رہی ہے اس کی اطلاعیں مجھے آتی رہیں گی۔ اگلے سال انشاء اللہ ان کمیوں کو دور کریں گے۔ باقی جہاں تک جلسہ کی حاضری کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کی اکثریت شامل ہوگئی ہے۔ 90 سے 95 فیصد لوگ شامل ہوگئے ہیں۔ بڑا اچھا ماحول تھا۔ تعداد کافی تسلی بخش ہے۔ بہرحال مزید بہتری کی ضرورت ہے کیونکہ ہر سال تعداد بڑھتی ہے اور ضروریات بھی بڑھتی ہیں۔ اس لئے مزید بہتری پیدا کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔

☆ **ایک مہمان نے سوال کیا کہ اگر عیسائی اسلام قبول نہ کرے تو اس کے ساتھ کیا ہوگا؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ مذہب انسان کے دل کا معاملہ ہے۔ اعمال کا دارو مدار انسان کی نیت پر ہے۔ کسی کے ساتھ خدا کیا کرتا ہے یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ اگر کوئی نام کا مسلمان ہے اور دوسروں کو نقصان پہنچانے والا مسلمان ہے اور اس کے اعمال برے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اس کے مقابل پر ایک عیسائی ہے جو اعلیٰ اخلاق والا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو بخشنے کا اختیار رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح طور پر بتادیا ہے کہ لَا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے کھل کر نمایاں ہوچکی ہے۔ (بقرہ: 257)

حضور انور نے فرمایا حق، اسلام کی تعلیم ہی ہے جو ہر لحاظ سے کامل ہے۔ باقی خدا جس طرح چاہے فیصلہ کرے۔ جسے چاہے بخش دے۔ جسے چاہے سزا دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرو اور خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرو اور تمام انبیاء کرام جو گزشتہ اقوام میں آئے ان کا احترام کرو۔ گزشتہ انبیاء کرام نے ایک آخری نبی کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی جس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی تعلیم کامل ہوئی تھی۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے ساتھ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی اور آپ پر شریعت کی تعلیم کامل کردی گئی۔ اب ایک طرف تو اسلام کی کامل تعلیم موجود ہے تو پھر دوسری طرف مسلمانوں کی اتنی بری حالت کیوں ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس بارہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام کا نام لینے والے، اسلام کی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور مسلمان نام کا رہ جائے گا۔ مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ یعنی تمام خرابیوں کا سرچشمہ ہوں گے۔

تب ایک ریفارمر، ایک مصلح آئے گا جو سب کو اکٹھا کرے گا، سب مذاہب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کو پھیلائے گا۔ سب کو اخوت اور محبت میں پروئے گا۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ آپ مسیح علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام بن کر آئے۔ 1889ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ پس ہم نے آنے والے کو مان لیا ہے اور دوسرے مسلمانوں نے نہیں مانا۔ یہی ہم میں اور دوسروں میں ایک بڑا فرق ہے۔

حضور انور نے مہمانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی تعلیم کا ایک عملی نمونہ آپ لوگوں نے جلسہ سالانہ پر دیکھ لیا ہوگا۔ آپ کو یہاں پیار محبت اور سلامتی اور امن ہی نظر آیا ہوگا۔ باقی خلاصہ وہی ہے کہ جزا سزا کا معاملہ خدا کے پاس ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں جس کو مسیح مہدی بنا کر بھیجا ہے اس کو قبول کرو گے تو دنیا کے اور آخرت کے انعامات پاؤ گے۔ کس کو کتنا انعام دینا ہے یہ خدا کا معاملہ ہے۔

☆ **ایک خاتون نے سوال کیا کہ آخرت میں مرنے کے بعد دوسرے مذاہب کے لوگوں سے کیا سلوک ہوگا؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کا جواب میں دے چکا ہوں۔ اخروی زندگی ایک دائمی زندگی ہے۔ دنیا میں نیک کام کرو گے، نیک اعمال بجالاؤ گے اور اللہ کا حق ادا کرو گے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرو گے تو خدا کہتا ہے کہ میں تمہیں جنتوں کا وارث بناؤں گا۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ جو یہودی ہیں، نصاریٰ ہیں اور صابی ہیں ان میں سے جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہے اور اس نے نیک عمل کئے ہیں خدا تعالیٰ اسے جزا سے نوازے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک آخری نبی کے آنے کی پیشگوئی تھی اس کو ماننا ضروری ہے۔ اس کو قبول کرنے کی صورت میں ہی اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہوتا ہے۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم! فلاں آدمی کو اللہ نہیں بخشے گا۔ اس پر اللہ نے فرمایا کہ کون ہے جو مجھ پر پابندی لگائے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا۔ میں نے اسے بخش دیا۔ ہاں خود اُس شخص کے اعمال ضائع ہوگئے جس نے ایسا کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس انسان کو نیک اعمال بجالانے چاہئیں اور نیکیوں میں آگے بڑھنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے اور ہر چیز پر حاوی ہے۔ جس کو چاہے بخش دے۔

☆ **ایک مہمان نے کہا کہ میں پیدائشی عیسائی ہوں اور پہلی دفعہ آیا ہوں۔ آپ کی آرگنائزیشن دیکھی ہے۔ موصوف نے سوال کیا کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میرے ذہن میں خیال آتا ہے کہ دنیا میں اتنے زیادہ مذاہب پائے جاتے ہیں۔ کیا یہ سب اکٹھے ہوکر ایک سمت چل سکتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسی کام کے لئے تو جماعت احمدیہ قائم ہے کہ تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرے تا کہ سب ایک ہوجائیں۔ عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔ یہ پیشگوئی تھی کہ مسیح اور مہدی آئے گا اور سب کو اکٹھا کرے گا۔ جماعت احمدیہ اسی بات کی تبلیغ کرتی ہے۔ امریکہ میں ساؤتھ اور نارتھ کے ممالک میں، افریقہ کے مغربی ممالک میں بھی اور مشرقی ممالک میں بھی، یورپ میں بھی، ایشیا میں بھی، فار ایسٹ کے ممالک میں بھی، جزائر میں بھی غرضیکہ ہر جگہ ہم تبلیغ کررہے ہیں اور امن کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ایک گاؤں قادیان میں دعویٰ کیا کہ خدا نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح اور مہدی بنا کر بھیجا ہے۔ وہ آواز جو ایک گاؤں سے اُٹھی تھی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 204 ممالک میں پھیل چکی ہے اور دنیا کے مختلف مذاہب اور قوموں سے لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری یہی خواہش ہے کہ دنیا ایک دین پر، ایک مذہب پر اکٹھی ہو۔ ایک خدا کو ماننے والی ہو تا کہ سب مل کر امن سے رہیں۔

☆ **ایک مہمان نے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسی صورت ممکن ہے کہ مختلف مذاہب کے لیڈر بیٹھ کر بات کریں اور پلاننگ کریں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت اس بات کی کوشش کرتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ملکہ وکٹوریہ کو خط لکھا تھا کہ ہم سب جو ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں تو اُسی خدائے واحد کے نام پر ہم سب کو اکٹھا ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابھی اس سال گلڈ ہال میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی ہے جس میں عیسائی، یہودی نمائندگان، دلائی لامہ کا نمائندہ اور دیگر مذاہب کے نمائندے تھے اور ہزار کے قریب مختلف

مذاہب اور قوموں سے لوگ شامل تھے اور اس کانفرنس کا موضوع ''اکیسویں صدی میں خدا کا تصور' تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کی نمائندگی میں مَیں نے ایڈریس پیش کیا تھا تو جماعت احمدیہ پہلے سے ہی مذاہب کے لیڈروں کو اکٹھا کرنے پر کام کررہی ہے۔

☆ **ایک مہمان نے سوال کیا کہ ہمارے ملک میسیڈونیا کیلئے جماعت کا کیا پلان ہے؟**

اس پر **حضور انور** ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **فرمایا** کہ اگر میسیڈونیا آزادی سے کام کرنے دے تو ہم کام کریں گے اور وہاں اسلام کی حقیقی تعلیم کا پیغام دیں گے اور بتائیں گے کہ کس طرح تمام مذاہب ایک ہاتھ پر اکٹھے ہوسکتے ہیں اور کس طرح باہمی پیار و محبت اور امن، رواداری کے ساتھ مل جل کر رہا جاسکتا ہے۔

☆ **ایک مہمان دوست نے سوال کیا کہ ایک آدمی اچھے کام کرے لیکن وہ خدا کی عبادت نہ کرے تو کیا اس کو جزا ملے گی؟**

اس سوال کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں انسان کی پیدائش کی غرض ہی عبادت بتائی ہے۔ وَ مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ 'اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔' تو عبادت کرنا ضروری ہے۔ جو عبادت بھی کرے گا اور ساتھ نیک اعمال بھی بجالائے گا تو وہ دوسرے کی نسبت جو محض نیک اعمال بجالائے گا اونچے درجہ پر ہوگا جیسے وِکٹری سٹینڈ ہوتا ہے، کوئی پہلی پوزیشن پر کھڑا ہوتا ہے کوئی دوسری پوزیشن پر اور کوئی تیسری پوزیشن پر۔ باقی جزا اللہ نے دینی ہے وہ جس طرح چاہے دے۔

مہمانوں کے تأثرات

☆ **ایک مہمان** Nikolcho Goshevski **(میکلچو گوشیوسکی)** تھے جو ایک سرکاری دفتر میں کام کرتے **ہیں۔ انہوں نے کہا** کہ میرا یہ وزٹ مذہب کو جاننے اور مذہب کے بارے میں غور و فکر کے اعتبار سے بہت اچھا ہے۔ جلسہ کی تقاریر نے مجھ پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ حضور انور کے خطابات نے میرے اسلام کے بارہ میں خیالات کو تبدیل کردیا ہے۔ قبل ازیں میں اسلام کو ایک radical اور تشدد پسند مذہب کے طور پر دیکھتا تھا اور اب میں نے اپنے پُرانے خیالات کو تبدیل کردیا ہے۔ اسلام تو امن پھیلانے والا مذہب ہے۔

☆ **ایک مہمان** Dusko Vuksanov **(دوشکو ووکسانوو)** تھے جو ایک پرائیویٹ فرم کے ڈائریکٹر ہیں۔ **انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ:** یہاں جلسہ کے موقع پر قیام، تقاریر، میل ملاقات اور اجتماعی عبادت کے اثرات مجھے اس طرف لے کر جاتے ہیں کہ میں اسلامی تقاریب، روایات نیز اس مذہب کے بارہ میں علم حاصل کروں۔ مجھ پر سب سے زیادہ اثر حضور انور کی تقاریر کا ہوا۔ میں اگلے سال بھی بڑے شوق کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہونا چاہوں گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات میں ہم نے سوالات بھی کئے۔ خلیفہ نے ہر اس بات کی وضاحت کی جو ہم نے پوچھی۔ ان کے جوابات سے اسلام کے بارہ میں ہماری سوچ تبدیل ہوئی۔ حضور کے جوابات نہایت مدبرانہ تھے اور ان میں سچائی تھی۔ ہمیں معلوم ہوا کہ مذہب اسلام کی تعلیم کتنی اچھی ہے جو سب کو امن اور محبت کی تعلیم دیتی ہے۔ ہم سب کو بہت محبت اور پیار کے ساتھ رکھا گیا۔ ہمارا واسطہ ایسے لوگوں سے پڑا جو ہم کو نہیں جانتے تھے لیکن ایسا لگا جیسے وہ ہمیں ہمیشہ سے جانتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ معیار باقی مذاہب کے لوگوں کے پاس بھی ہونا چاہئے۔

☆ **میسیڈونیا سے آنے والی ایک خاتون** Emilija Trajanovska **(ایمیلیا ترائیانوسکا)** صاحبہ **انگلش زبان کی پروفیسر ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ:** جلسہ پر یہ میرا دوسرا وزٹ تھا۔ میرا اسلام کے بارہ میں اور اسلام کی تعلیمات کے بارہ میں خیال تبدیل ہوگیا ہے۔ جلسہ پر کام کرنے والوں کو دیکھ کر ان کے اخلاق کو دیکھ کر میں بہت حیران ہوئی ہوں۔ جو پیغام جلسہ نے مجھے دیا ہے اس نے مجھے اس بات کے بہت قریب کیا کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے جو 'سب کے لئے محبت اور نفرت کسی سے نہیں' کی تعلیم دیتا ہے۔ خلیفۃ المسیح کے خطابات نے اسلام کے بارہ میں ہماری سوچوں کو تبدیل کردیا ہے۔

☆ **میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان** Marincho Kozharski **(مارنچو کوزارسکی) ہیں۔ یہ بزنس کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا:** میں روح کی گہرائی تک خوش اور مطمئن ہوں اور خاص طور پر خلیفہ کی تقاریر کے بارہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں امن کی طرف بُلایا، برداشت کی طرف بُلایا، محبت کی طرف بُلایا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہم ایک ایسے وقت میں زندگی گزار رہے ہیں جبکہ برداشت کا لیول اس وقت صفر ہے اور یہ وہ وقت ہے جب جنگیں ہورہی ہیں، ہلاکتیں ہورہی ہیں۔ یہ جلسہ سالانہ ہمیں پیغام دیتا ہے کہ ان بیماریوں کے خلاف لڑیں۔ میری دعا ہے کہ جلسہ سب ایمان لانے والوں کو راستہ دکھائے کہ وہ محبت کو پھیلائیں کیونکہ خدا تعالیٰ محبت کا نشان ہے۔ میری خواہش ہے کہ اس طرح کے اجلاسات زیادہ ہوں جو دور تک محبت کو پھیلائیں۔ وہ لوگ جو محبت کو پھیلاتے ہیں انہیں جواب میں آخر کار محبت ہی ملتی ہے۔

☆ **تاریخ کے ایک پروفیسر** Sashko Korchovski **(ساشکو کوروشوسکی) بھی اس وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے بتایا:** اس جلسہ پر میں نے خلیفۃ المسیح کے خطابات سے اسلام کے بارہ میں اپنے علم میں مزید اضافہ کیا۔ میں خلیفۃ المسیح کا بہت شکرگزار ہوں۔ میں کل حضور کے پاس تھا۔ ہماری یہ ملاقات بہت انوکھی تھی جس میں بہت دلچسپ تجربہ حاصل ہوا۔ حضور کا اس بات پر بہت بہت شکریہ کہ انہوں نے ہمیں بہت وقت دیا۔ اس میٹنگ میں ہم نے حضور سے سولات کئے اور حضور انور نے بڑی تفصیل سے ہمارے سوالات کے جوابات دیئے۔ ہمیں احمدیت کے بارہ میں نئی چیزیں سننے کو ملیں اور ہمیں علم ہوا کہ احمدی جو کہتے ہیں حقیقت میں وہی کرتے ہیں۔

☆ **میسیڈونیا سے انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کی فائنل ایئر کی ایک طالبہ** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں پہلی بار اس جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ اتنے وسیع انتظامات میرے لئے بہت متاثر کن تھے۔ میں بہت حیران تھی۔ پھر خلیفۃ المسیح سے ہماری جو ملاقات ہوئی میرے لئے یہ ایک نئی قسم کا تجربہ تھا۔ اس ملاقات نے میری مدد کی کہ میں جماعت احمدیہ کو بہتر انداز میں سمجھ سکوں۔ حضور نے ہمارے تمام سوالوں کے جوابات بغیر کسی مشکل کے دیئے۔ ہم سب کو اس ملاقات نے بہت excite کیا۔ اس کے بعد ہم سب خواتین کی ملاقات حضور کی اہلیہ سے ہوئی۔ ان سے ہم نے بات چیت کی کہ وہ کیسے ایک ایسے شخص کی اہلیہ ہیں جن کی زندگی بہت مصروف ہے۔ ہمیں اس بات کی سمجھ آئی کہ حضور جب مصروف نہ ہوں تو گھر میں ان کی زندگی ایک عام آدمی کی طرح ہے۔ حضور کی بیگم صاحبہ نے ہمیں شادی کے بارہ میں بتایا کہ ہم کیسے خاوند کا انتخاب کریں۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ انہوں نے ہمارے تمام سوالوں کے جوابات بہت کھلے انداز میں دیئے۔ آخر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس جلسہ سے میں بہت مطمئن ہوں اور میں نے بہت سے نئے تجربات حاصل کئے ہیں اور یہ چاہوں گی کہ دوبارہ آپ کے جلسہ میں شامل ہوں۔

☆ **میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان** Goran Janchevski **(گوران یانچیسکی)** نے کہا: یہاں جلسہ میں ہمیں بہت پیار ملا۔ جماعت احمدیہ بہت اعلیٰ مقام پر ہے۔ ہم سب کو دلی طور پر محبت دی گئی۔ خلیفہ سے ملاقات میں ہم نے کچھ سوالات کئے۔ مجھے ان کے اچھے، مدبرانہ اور حکمت سے معمور جوابات ملے۔ میں نے حضور کو تجویز دی کہ تمام مذاہب کو محبت پر اکٹھا کیا جائے۔ مجھے خلیفہ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ پہلے ہی اس بارہ میں بہت کچھ کررہی ہے اور لندن میں ہونے والی مذاہب کی کانفرنس کے بارہ میں بھی بتایا۔

جماعت احمدیہ کا محبت اور امن کا پیغام بہت اچھا اور سچا پیغام ہے اور جماعت اس کو پورا کررہی ہے۔ تمام جلسہ اور خلیفہ کے ہم پر بہت اعلیٰ اثرات ہیں۔ انسان اس سے زندگی کی خوبیوں کو سمجھ سکتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ یہ لوگ کتنے اچھے مہمان نواز ہیں اور کتنے پُرامن لوگ ہیں۔ خلیفہ کا وجود ایک پاکباز شخص کا وجود ہے۔ جو کچھ ان کے منہ سے نکل رہا تھا وہ حکمت اور سچائی تھا۔